طلاق کے بعد عدت میں بیوی فوت ہوجائے تو شوہر وارث بنے گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor_13622 تاریخ: 29-11-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، طلاق کے دس دن بعد ہی زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا زید اپنی مطلقہ بیوی کی وراثت میں حقدار ہو گا؟ زید نے حق مہر کی رقم ابھی ادا کرنی ہے، تو کیا اُس رقم میں زید کا بھی حصہ ہو گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

میاں بیوی کے مابین وراثت جاری ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انتقال کے وقت حقیقتاً یا حکماً نکاح باقی رہے، جبکہ طلاقِ بائن یا مغلظہ طلاق ہونے کی صورت میں شوہر کے حق میں اصلاً ہی نکاح باطل ہو جاتا ہے، لہٰذا طلاقِ بائن یا طلاقِ مغلظہ کی عدت میں بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر بیوی کا وارث نہیں بنے گا، اور شوہر نے حق مہر ابھی ادا نہیں کیا تھا، تو پورا حق مہر ادا کرنا اُس کے ذمے پر لازم ہو گا۔

واضح ہوا کہ پوچھی گئی صورت میں زید اپنی مطلقہ بیوی کا وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی حق مہر کی رقم میں زید کا کوئی حصہ ہو گا، کیونکہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ اب وہ رقم

بیوی کے ورثاء میں شرعی حصوں کے مطابق تقسیم ہوگی، کیونکہ جس عورت نے حق مہر معاف نہ کیا ہو اور اُس کا انتقال ہو جائے، تو اس صورت میں وہ حق مہر عورت کے ترکے میں تقسیم ہوتا ہے۔

وراثت کے لیے رشتہ زوجیت کا پایا جانا ضروری ہے، جبکہ طلاقِ بائن رشتہ زوجیت کو ختم کر دیتی ہے۔ جیسا کہ خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی (المتوفی:1252ہجری) فتاویٰ شامی میں نقل فرماتے ہیں: "المیراث لا بدأن یکون لنسب أو سبب وھو الزوجیة والعتق والزوجیة تنقطع بالبینونة" یعنی میراث کا حقدار بننے کے لیے ضروری ہے کہ نسب یا پھر کوئی سبب پایا جائے اور سبب سے مراد زوجیت اور آزاد کرنا ہے، جبکہ زوجیت کا رشتہ طلاقِ بائن سے ختم ہو جاتا ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطلاق، ج05، ص05، مطبوعہ کوئٹہ)

طلاقِ بائن کی صورت میں شوہر کے حق میں نکاح اصلاً باطل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام علیہ الرحمۃ (المتوفی:861ہجری) فتح القدیر میں نقل فرماتے ہیں: "فتبطل الزوجية بالطلاق البائن في حق الرجل حقيقة وحكما فلا يرثها إذا ماتت، بخلاف ما إذا أبانها في مرض موته ثم مات حيث ترثه لأن الزوجية وإن بطلت بالبائن حقيقة لكنها جعلت باقية في حقها دفعا للضرر عنها لأنه قصد إبطال حقها" یعنی طلاقِ بائن کی صورت میں مرد کے حق میں زوجیت حقیقتاً اور حکماً ہر طرح سے باطل ہو جاتی ہے لہذا عورت کے انتقال کی صورت میں مرد اُس کا وارث نہیں بنے گا، بر خلاف اس صورت کے کہ جب مرد حالتِ مرض میں عورت کو طلاقِ بائن دے پھر اُس کا انتقال ہو جائے تو عورت اُس کی وارث بنے گی، کیونکہ زوجیت اگرچہ طلاقِ بائن کے ذریعے حقیقتاً باطل ہو چکی ہے لیکن عورت کے حق میں اُس عورت سے ضرر کو دور کرنے کے لیے زوجیت کو حکماً باقی رکھا گیا ہے کہ اُس مرد نے اُس عورت کے حق کو باطل کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

(فتح القدیر علی الھدایہ، کتاب الطلاق، ج04، ص147، دار الفکر، بیروت)

مرد نے حالتِ صحت میں طلاقِ بائن یا طلاقِ مغلظہ دی، تو اس صورت میں میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:" جملة الكلام فيه أن المعتدة لا تخلو إما إن كانت من طلاق رجعي وإما إن كانت من طلاق بائن أو ثلاث والحال لا يخلو إما إن كانت حال الصحة وإما إن كانت حال المرض ـ ـ ـ ـ ـ **وإن كانت من طلاق بائن أو ثلاث فإن كان ذلك في حال الصحة فمات أحدهما لم يرثه صاحبه سواء كان الطلاق برضاها أو بغير رضاها**، وإن كان في حال المرض فإن كان برضاها لا ترث بالإجماع، وإن كان بغير رضاها فإنها ترث من زوجها عندنا "یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ معتدہ یا تو طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو گی یا پھر طلاق بائن یا طلاقِ ثلاثہ کی عدت میں ہو گی، اور جس حالت میں طلاق دی گئی وہ بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو مرد نے حالتِ صحت میں طلاق دی ہو گی یا پھر حالتِ مرض میں طلاق دی ہو گی ـ ـ ـ ـ ـ اور اگر طلاق بائن یا طلاق ثلاثہ کی عدت میں ہے، اور یہ طلاق بھی مرد نے حالتِ صحت میں دی ہے تو اس صورت میں زوجین میں سے کسی ایک کے انتقال سے دوسرا اُس کا وارث نہیں بنے گا خواہ طلاق عورت کی رضامندی سے ہوئی ہو یا بغیر رضامندی کے۔ ہاں اگر مرد نے حالتِ مرض میں طلاق دی ہو تو اب اگر یہ طلاق عورت کی رضامندی سے ہوئی ہو، تو وہ بالاجماع وارث نہیں بنے گی، اگر طلاق عورت کی رضامندی کے بغیر ہوئی ہو، تو ہمارے نزدیک عورت اپنے شوہر کی وارث بنے گی۔

(بدائع الصنائع، کتاب الطلاق، ج03، ص218، دار الکتب العلمیہ، بیروت ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے:" مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی اَثنائے عدّت میں مر گئی تو یہ شوہر اُس کا وارث نہ ہو گا اور اگر رجعی طلاق تھی تو وارث ہو گا۔"

(بہارِ شریعت، ج02، ص164، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عورت نے مہر معاف نہ کیا ہو تو وہ مہر ترکے میں تقسیم ہو گا۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:" مہر جبکہ کُل یا بعض ذمہ شوہر واجب الادا ہو اور عورت بے ابرا و معافی معتبر شرعی مر جائے

تو وہ مثل دیگر دیون واموال، متروکہ زن ہوتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج26، ص167، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاویٰ فقیہ ملت میں سوال ہوا کہ: "بیوی کے انتقال کے بعد مہر کی رقم کس طرح ادا کی جائے؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "اگر شوہر نے مہر ادا نہیں کیا اور عورت بغیر معاف کیے مر گئی تو اب یہ اس کا ترکہ ہے جو اس کے وارثین کا حق ہے۔"

(فتاوی فقیہ ملت، ج01، ص422، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری

26جمادی الاولی 1446ھ/29نومبر 2024ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے